بیسی(B.C)میں تاخیر سے رقم جمع کروانے سے اضافی رقم لینا کیسا؟

ریفرینس نمبر:IEC-0448 تاریخ:06-01-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا کمیٹی (B.C) جمع کرنے والا یہ شرط لگا سکتا ہے کہ جو شخص تاخیر سے کمیٹی کی قسط جمع کروائے گا وہ اس تاخیر کی بنا پر اضافی پیسے بھی دے گا؟ سائل: فاروق رشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کمیٹی جمع کرنے والے کا یہ شرط لگانا کہ جو شخص تاخیر سے کمیٹی کی قسط جمع کروائے گا وہ اس تاخیر کی بنا پر اضافی پیسے بھی دے گا، ناجائز و حرام ہے کیونکہ اگر قسط جمع کروانے والے کی کمیٹی اب تک نہیں کھلی تو اس صورت میں وہ مقروض نہیں ہے لہذا تاخیر کی بنا پر اس سے اضافی پیسے لینا مالی جرمانہ ہے جو کہ ناجائز و گناہ ہے۔ اور اگر اس شخص کی کمیٹی کھل چکی ہے اور اس پر بقیہ قسطیں باقی ہیں تو اس صورت میں وہ مقروض ہے لہذا کمیٹی جمع کرنے والے کا تاخیر کی بنا پر اس شخص سے اضافی پیسے لینا سود ہے جو کہ سخت ناجائز و حرام ہے۔

قسط کی ادائیگی میں تاخیر پر اضافی پیسے لینا سود ہے چنانچہ مبسوط میں ہے: ”مقابلة الأجل بالدراهم ربا، ألا ترى أن في الدين الحال لو زاده في المال ليؤجله لم يجز“ یعنی: مدت کے مقابلے میں دراہم لینا سود ہے، کیا تو نہیں دیکھتا کہ جس قرض کی ادائیگی کی مدت پوری ہو چکی ہو، اس میں اگر مدیون نے مال میں زیادتی کر دی تا کہ دائن اسے ادائیگی کی مزید مہلت دے دے تو یہ جائز نہیں ہے۔

(المبسوط، جلد 13، صفحہ 126، مطبوعہ بیروت)

النتف فی الفتاوی میں ہے: ”ان يبيع رجلا متاعا بالنسيئة فلما حل الاجل طالبه رب الدين فقال المديون زدني في الاجل ازدک في الدراهم ففعل فان ذلک ربا“ یعنی: کسی شخص کو ادھار سامان بیچا، جب ادھار کی مدت پوری ہو گئی اور دائن نے مدیون سے دَین کا مطالبہ کیا تو مدیون نے کہا کہ مجھے مزید مہلت دے

دو میں دراہم کی تعداد بڑھادوں گا اور دائن نے اس کو قبول کر لیا تو یہ زیادتی سود ہے۔

(النتف فی الفتاوی، صفحہ 485، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

مالی جرمانہ اسلام میں منسوخ ہو چکا ہے چنانچہ بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے: ”التعزیر بالمال کان فی ابتداء الاسلام، ثم نسخ“ یعنی: مالی جرمانہ اسلام کے ابتدائی دور میں تھا، پھر منسوخ ہو گیا۔

(بحر الرائق، جلد 5، صفحہ 44، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

رد المحتار میں ہے: ”التعزیر بالمال کان فی ابتداء الاسلام ثم نسخ و الحاصل ان المذھب عدم التعزیر باخذ المال“ یعنی: مالی جرمانہ اسلام کے ابتدائی دور میں تھا، پھر منسوخ ہو گیا اور حاصل یہ ہے کہ مذہب کی رو سے مالی جرمانہ نہیں لیا جا سکتا۔

(رد المحتار، جلد 4، صفحہ 61، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”تعزیر بالمال منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل جائز نہیں۔

(فتاوی رضویہ، جلد 5، صفحہ 111، مطبوعہ رضا فاونڈیشن، لاھور)

مالی جرمانہ جائز نہیں چنانچہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”سوال میں جو صورت بعد میں لکھی ہے کہ اگر وہ لیٹ کریں، تو دو فیصد یا چار فیصد جرمانہ لیا جائے گا، یہ ناجائز ہے۔ شریعت میں مال پر جرمانہ جائز ہی نہیں ہے۔“

(وقار الفتاوی، جلد 3، صفحہ 264، بزم وقار الدین کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

05 رجب شریف 1446ھ/06 جنوری 2025ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جا سکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com